New era magaizne
NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
بھرم
از زنیرہ ریاض
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بھرم

از زنیرہ ریاض

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

صبح کے وقت سڑک مکمل سنسان پڑی تھی اندھیرے میں ڈوبی وہ جگہ چاند کی روشنی سے اس طرح معلوم ہو رہی تھی جیسے ایک صندوق سے روشنی نکل کر چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے

بلکل ایسے جیسے چاروں طرف چاندنی پھیلی ہوئی ہو۔۔۔

چاند اپنے زوال کو پہنچنے والا تھا اور کہیں دور سے ازان کی اواز کانوں میں گونج رہی تھی۔۔۔ جس کی حی علی الفلاح کی اواز سے جسم میں ایک عجیب سکون محسوس ہو رہا ہو اور جیسے جسم میں ایک ٹھنڈک کی لہر دوری ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

جس نے سارا جسم ہلا سو رجگا کر رکھ دیا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!"

آذان مکمل ہوئی تو موزن خاموش ہوا ایک دم خوشی چھا گئی فضا میں اندھیرے کے ساتھ عجیب سناٹا محسوس ہوتا تھا۔۔۔۔۔۔ !"

اضطراب بکھرا پڑا تھا جیسے کچھ ہونے والا ہے سردی تو ویسے ہی زوروں سے پڑ رہی تھی لیکن نہ جانے بادلوں کو کیا سوجھی کے وہ برسنے کو تیار تھے اکیلا چاند اداسی کے بادل اوڑھے یہ منظر چھپ کر دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔ !"

اس کی نظر سڑک پہ تھی تب ہی سڑک پہ حرکت ہوئی اور تین چار گاڑیاں زن کر کے اس کے پاس سے گزر گئیں۔۔۔

تیز رفتا گاڑیوں کو جاتا دیکھ کر جیسے ہر شے پریشان ہوئی ہو

ان چار گاڑیوں کو مسجد سے نکلتے نمازی بھی حیران پریشان تیز رفتار میں جاتا دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔!!"

گاڑیاں دور ایک۔ بڑے سے گھر کے باہر جا کر رکی تھی ان میں سے نوجوان بندوقیں اٹھائے باری باری نیچے اتر رہے تھے۔۔۔۔۔

سب سے پہلی گاڑی میں سے ایک نوجوان ادمی کالے رنگ کے کپڑوں پہ ملبوس کندھوں پہ چادر اوڑھے نیچے اتر کر

سب سے اگے چل رہا تھا باقی نوجوان اس کے پیچھے بندوقیں بلند کیے اس کے ساتھ سایہ کی طرح چل رہے تھے۔۔۔۔۔۔ !"

ٹھک ٹھک ٹھک۔۔۔۔۔ !"

دروازہ دستک دینے کی غرض سے نہیں بلکہ توڑنے کی غرض سے بجایا جا رہا

تھا۔۔۔۔۔۔

ارے کون ہو۔۔۔۔۔۔

رکو تو سہی کھولتا ہوں سائیں۔۔۔۔

انور نے اپنی چھوٹی سی کھوٹری سے باہر نکل کر بلند اواز میں کہا تھا

دروازہ کھولتے ہی اپنے سامنے تیس سالہ ادمی کو دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا اور سخت لہجے میں

پوچھا۔۔۔۔۔۔

!"کونسی آفت اگئی ہے میاں؟

کہاں ہیں تمہارے صاحب باہر نکالو ان کو۔۔۔

آدمی نے انور سے زیادہ غصے میں جواب میں دیا تو وہ کچھ ٹھنڈا ہوا۔۔۔

!"کیا ہوا ہے سائیں اپ مجھے بتائیں میں ان کو خبر دیتا ہوں انور نے ارام سے نرم لہجے

میں کہا تھا۔۔۔۔

"کیوں؟ ابھی تک ان کو خبر نہیں ہوئی کیا ویسے تو بڑے وڈیرے بنتے ہیں سب کے اب

کہاں منہ چھپائے بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔

انور حیرت اور غصے کے ملے جلے جزبات کے سات ٗاُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

انور کون ہے دروازے پر؟

وہ ابھی منہ کھول ہی رہا تھا آگی اندر سے حیدر کی اواز ائی وہ کچھ دوستوں کے ساتھ بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے لان میں۔۔۔۔!"

میاں کوئی لڑکا ہے بیٹا کہہ رہا ہے اپ سے ملنا ہے۔۔۔

بھیجو اسے۔۔۔

لان سے اواز آتے ہی وہ اندر داخل ہو کر لان کی طرف دیکھنے لگا

وہ ایسی گھورتی نظروں سے دیکھ رہا تھی جیسے اللہ معاف کرے۔۔۔۔

"اپ لوگوں میں سے حیدر کون ہے؟

اس نے تلاش نظروں سے سب کی طرف دیکھا تھا

"اس وقت لان میں حیدر کے ساتھ اس کے قریبی دوست فیضان اور ایک بہت قریبی جگری دوست بیٹھے تھے جب اس نے ان کے ناشتہ کے مزہ میں دخل اندازی کی۔۔۔۔۔

"میں ہوں حیدر۔۔۔اس نے رعب دار انداز میں کہا تھا

"میں امید کرتا ہوں کہ اپ بہت اچھے سے واقف ہوں گے کہ اپ کے صاحبزادے کیا کرتے پھر رہے ہیں ہر آئے دن محبت کے نام پہ لڑکیوں کو بھاگا کر لے جاتا ہے اور وہ پھر منہ۔۔۔۔

وہ کہہ کر چپ ہو گیا تھا اس کا چہرہ لال ہو گیا تھا غصے سے۔۔۔۔۔ !"

"کیا ہوا ہے مجھے کوئی خبر نہیں ملی۔۔۔۔

وہ مشکوک نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

"سائیں اپ کا صاحبزادہ کل رات سے غائب ہے اور وہ اپنے ساتھ میری بیٹی کو بھی اڑا لے گیا ہے ادھی رات کے پہرے میں

پہلے بھی اس کو سمجھایا تھا لیکن۔۔۔

یہ سن کر حیدر نے شرم کے مارے سر نیچے کر لیا تھا۔۔۔۔۔!"

آپکے صاحبزادے میرے گارڈ کو اتنی بری طرح مار کر میری بیٹی کو ساتھ لے گیا ہے دیکھیں اس کی حالت خون اس کے سر اور منہ سے ٹپک رہا تھا۔۔۔۔

انور۔۔۔حیدر کو باہر بلاو۔۔

حیدر غصے میں بولا تھا جس کی اواز پہ۔انور۔دوڑتا ہوا اندر گیا اور احمد کو ساتھ باہر لایا تھا

احمد کے پسینے

اسی وقت چھوٹ گئے تھے جب اس نے سامنے اقب

صاحب کو دیکھا۔۔۔۔۔۔ !

تو بیٹا کیا بتانا پسند کرو گے کہ تمہارا بھائی ان کی بیٹی جیسیکا کے ساتھ کل رات سے کہاں

ہے؟

وہ۔۔۔

"وہ میرے علم میں نہیں ہے بابا۔۔۔

اس نے ڈرتے ہوئے بمشکل کہا

اا

کیوں نہیں ہے تمارے علم میں یہ بات بتاو

رعب دار اور غصے میں حیدر بولا تھا۔۔۔۔۔!'

میں کل رات جب کرکٹ کھیل کر آیا تو اس کے بعد سو گیا تھا تھکن کے مارے میرا جسم ٹوٹ رہا تھا اس نے انجان بنتے ہوِئے کہا۔۔۔۔۔ !"

انور ابھی کے ابھی فون ملاو اس کو۔۔۔

حیدر کی آواز پہ وہ میز پہ پڑے فون کی طرف لپکا تھا۔۔۔۔۔۔!!

یہ اب ڈرامہ چلتا رہے گا یا کچھ ایکشن لینا ہے اب کی بار۔۔۔۔ !

آقبال اب فکر مندی اور سخت لہجے میں بولا۔۔۔۔!"

تم پینڈول لے کر سو جاو کچھ دیر سر درد ٹھیک ہو گا

لیکن مجھے گھر والوں کی فکر ہو رہی ہے۔۔۔

احسن کی بات پہ جیسیکا بولی تھی

وہ دیوار کے ساتھ سر لگائے بیٹھی تھی

پینڈول اور گلاس پکڑتے ہوئے وہ مسکرا دی درد کے مارے اس کا سر پھٹ رہا تھا لیکن

اس نے مسکرا کر خود کو نارمل کرایا تھا

سردیوں کے موسم میں جب مالٹے پکنے کو ہوتے تھے تو ان کو دور سے دیکھ کر خوش ہوا کرتی تھی کیونکہ چاچی ان کو ہاتھ لگانا گناہ صغیرہ اور 420 کے تحت سزا بھی دے دیا کرتی تھی بے رحمد م کے ساتھ۔۔۔۔

جیسیکا سامنے میز پہ پڑے مالٹے دیکھ کر بولی تھی

[یہ گھر میں ہر طرف توڑ پھور کیوں ہے ہر چیز کی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خ

کوریا اقبال کا زخمی یاتھ دیکھ کر پریشان ہوئی تھی۔۔۔۔

فکر نہیں کرو تم وڈیرے سے دو دو ہاتھ کر آیا ہوں غلطی تو ہماری بیٹی کی ہے جو ہمارا منہ کالا کر کے اس مسلم لڑکے کے عشق میں پاگل ہمیں عزت اور زلت کے دہانے پہ چھوڑ گئی ہے مرد کو کیا کہنا۔۔۔۔

آقبال نے سر پکڑا تھا۔۔۔۔

"مطلب؟

میں سمجھی نہیں۔۔۔۔ !"

کوریا ان کے الفاظوں کو اپنی زبان پہ دہرا رہی تھی۔۔۔۔۔۔ !"

مطلب یہ کہ جیسکا اپنی دوست کے گھر نہیں بلکے اس احسن کے ساتھ۔۔۔۔۔ !"

اس کی ماں کہہ کر چپ ہوئی تھی

آ چھا ریلیکس۔۔۔۔۔

امی جان۔۔۔۔

ریلیکس رہیں اپ سب۔۔۔۔

بس یہ بات خاندان میں نہیں نکلنی چاہیے اس بات کا خیال رکھیے گا باقی میں کچھ کرتی ہوں سارا ابہاولپور اکھیڑ کر نہ رکھ دیا۔ تو میرا نام بھی کوریا اقبال نہیں۔۔۔۔۔

وہ اگ بگولہ پرس باہر چارپائی پہ پھینک کر کمرے کی طرف لپکی تھی۔۔۔۔۔۔!!"

ہم لوگ یہاں جتنے بھی دن رہے اپ کو اس کی دوگنی۔ قیمت ادا کی جائے گی اپ فکر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں کریں۔۔۔۔"

احسن نے گھر کے مالک کو تسلی دینا چاہی تھی

جی حضور اپ کی مرضی جتنے دن مرضی رہ لیں لیکن یہ بی بی مجھے اگ بگولہ لگتی ہیں تو میری۔چیزوں کی توڑ پھوڑ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جاوید نے ہچکچاتے ہوئے فکر مندی سے کہا۔۔۔۔

چاچا فکر نہیں کرو تم کو سب کچھ ملے گا کچھ ٹوٹ بھی گیا تو۔۔۔۔۔ !"

احسن نے ہنستے ہوئے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر کہا تھا۔۔۔۔۔۔ !!"

!"احسن اور جیسیکا سکول سے ایک دوسرے کے دوست تھے عیسائی ہونے کے ناطے جیسیکا اور باقی اس کے دین کے لوگوں کو اسلامی مسلمان بچے زیادہ بات کرنا پسند نہیں کرتے تھے لیکن سب عیسائی بچوں کی آپس میں خوب بنتی تھی اور ایک دوسرے کے کام اتے تھے پھر وہ چاہے کلاس کا ہو یا دوسری۔عمارت میں کسی اور جماعت میں دوست سب۔۔۔۔ !"

جیسیکا کی کوئی دوست

نہیں تھی جس پہ کلاس کے لڑکے اکثر بے تکی باتیں کرتے تھے جو احسن کو بلکل بھی نہ بھاتی تھیں اور تب ست یہ دونوں ایک دوسرے کے بہترین دوست بنے۔۔۔۔

"!!

"ہلنا مت یہاں سے ورنہ۔ٹانگیں توڑ دوں گی ایک بیٹی نے پہلے کسی قابل نہیں چھوڑا اور اب تم۔۔۔۔۔۔

پروین نے کوریا کو جلدی میں گھر سے نکلتے شام کے پہر روکا بازو پکڑ کر روکا تھا۔۔۔۔!"

کوریا: ابا آپ روکیں ناں اماں کو وہ مجھے جانے دیں ہماری عزت کا سوال ہے اور وہ پتا نہیں مسلم لڑکا کا کرے جیسیکا کے ساتھ۔۔۔

کوریا نے بے بسی کے ساتھ ماں سے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔ !"

"وہ بے بسی سے باپ کی طرف دیکھتے ایک قدم باہر کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔۔؟!

بابا۔۔۔

اے سی ہی جلا ہے ناں ٹھیک کروا دوں گا

تب ہی نیرا اس کے چھوٹے بھائی کی اواز ائی تھی جو اس سب سے بے فکر ہو کر سو رہا تھا

ایک یہ اپکا بیٹا جس کو کوئی پرواہ نہیں ہے اپکے پیار نے اتنا بیگاڑ دیا ہے اس کو

کوریا احتجاجا بولی تھی

آٹھ کر کھانا کھالو صبح کا تم نے کچھ نہیں کھایا

احسن نے جیسیکا کی انکھوں میں اداسی دیکھی تھی وہ شاید گھر والوں سے دوری کی وجہ

سے منہ لٹکائے بیٹھی

تھی۔۔۔ !"

!"مجھے پتا ہے میں جانتی ہوں کے میرے بابا مجھے گلی گلی چھان رہے ہوں گے اور

میری ماں میرے واپس آنے کی دعا مانگ رہی ہو۔گی خدا سے اور ہو سکتا ہے کہ وہ

چرچ میں۔روزہ رکھ کر بیٹھی ہو رات سے oooooo

اور وہ خداوند سے میرے آنے pray کر رہی ہو گی اور میں یہاں تمہاری محبت میں

ان سب کو بے بس اور لوگوں کی باتیں سننے کے لیے چھوڑائی ہوں۔۔۔وہ۔اداس

انکھوں اور گم سوچ میں۔گھٹنوں پہ سر رکھے بول رہی تھی۔۔۔ !"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احسن چپ چاپ اس کو سن رہا تھا۔۔۔ !"

جیسیکا کھانا چھوڑ کر اٹھ کر باہر ٹیرس کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔۔۔

حیدر اور احمد کھانے کی۔میز پہ بیٹھے تھے آج کوئی بات نہیں ہو رہی تھی سب خاموش تھے۔۔ بلکل۔سناٹا تھا۔۔۔۔۔ !"

اب ہم اس نامراد کی حرکت کی وجہ سے مر تو نہیں سکتے۔۔۔

لو کھاو۔۔حیدر نے کھیر کی۔ڈش احمد کے اگے کی تھی جو خالی پلیٹ میں چمچ مار رہا تھا کچھ کھا نہیں رہا تھا۔۔۔

بات کرنے اور احمد کو سننے کے لیے۔حیدر نے بات بڑھائی تھی اسے احمد کا۔چپ ہونا چب رہا تھا آخر باپ تھا وہ۔۔۔۔۔۔۔ !"

احمد۔۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے کہ ہمیں فارم ہاوس کس طرح کا بنوانا چاہیے میں۔سوچ رہا ہوں کہ ایک اور فارم ہاوس ہونا چاہیے۔۔

حیدر نے احمد کی۔طرف دیکھتے ہوئے کہا وہ جانتا تھا کہ احمد غصے میں نہیں بول رہا اس کی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہی عادت ہوتی تھی وہ

ڈانٹ کے بعد چپ اور خاموش ہو جاتا تھا کہ اس کے خاموشی سے گھر والے گھبراتے

تھے۔۔۔۔۔!"

ایک عورت غیر محفوظ تب ہوتی ہے جب اسکا محافظ اس کی حفاظت نہیں کرے وہ

محافظ ایک بھائی خاوند اور بیٹے کی شکل میں ہو سکتا ہے۔۔۔۔

اور جب وہ لڑکا۔احسن اس کی حفاظت نہیں کرے گا اور اسے بھیک مانگنے پہ مجبور

کرے گا تب چھپی ہوئی یہ لڑکی جہاں بھی ہوئی لوٹ کر آئے گی اب وہی ہمیں بے بس

کر گئی ہے اب کیا کریں۔۔۔۔

وہ کہہ کر چپ ہو گئی کیونکہ یہ پیچھلے کچھ گھنٹوں کی بے بسی تھی۔۔۔

جیسیکا کی ماں انسوؤں سے روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔۔!"

!"میں ہمیشہ تمہارا ساتھ دوں گا تمہارے ساتھ ہوں تمہارا محافظ بن کر رہتی دنیا تک

تم میری عزت ہو جس پہ میں آنچ نہیں آنے دوں گا۔۔۔ !"

اس نے جیسیکا کو باوزوں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔ !"

!"چشش

چششششششش۔۔۔

دروازہ پہ ہلکی سی دستک کے ساتھ چششش کی اواز آئی تھی سناٹا ہونے کی وجہ سے ہلکی سی اواز بھی صاف سنائی دیتی تھی۔۔۔۔

یہ کون ہے اب؟

کون؟

احسن نے پوچھا۔۔۔۔

بھائی میں کریم۔۔۔۔۔۔

کریم جاوید مالک گھر۔۔۔۔

اس نے۔دروازے کے چھوٹے سے سوراخ میں سے کہا۔۔۔۔۔!"

!"تمہیں کوئی کام نہیں ہے جب دیکھو دوسروں کے گھر میں تانکا جھانکی کرتے رہتے ہوا حسن۔دروازہ کھول کر سخت لہجے میں بولا تھا

حضور اپکا۔ گھر؟

کریم نے اس کی یاد دہانی کے لیے دہرایا تھا۔۔۔

ہاں میرا۔ گھر کیونکہ اس وقت ہم اس گھر میں موجود ہیں

ہاہاہا اچھا مزاق کیا ہے آ جا۔۔۔

احسن ایک دم ہنس کر بولا۔۔۔۔۔۔!!"

میری تو جان نکال لی تھی آپ نے یہ کہہ کر۔۔۔

کریم گھر میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔!"

اور بتاو کیا پیو گے چائے چلی گی؟

احسن نے کریم کو صوفے کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا۔۔ !"

چلے گی نہیں۔ صاحب دوڑے گی تیز پتی والی چائے۔۔۔۔

کریم چاروں طرف نظریں دوڑا رہا تھا۔۔۔۔۔ !"

وہ اٹھ کر کھڑکی سے باہر

ادھر ادھر نظریں دوڑا رہا تھا۔۔۔

باہر چاروں طرف برف کی چادر ہر چیز نے اوڑھی ہوئی تھی۔۔۔!"

انسان کی جب شادی ہوتی ہے تو اسکا ہمسفر اسکا سب کچھ ہو جاتا ہے،،۔۔۔۔۔۔۔۔۔

!! یہ فطری بات ہے،، بے شک اور بھی بہت رشتے ہوتے ہیں اور سب ہی زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہوتے ہیں۔۔۔۔ / !'

لیکن ان میں سے ایک بھی رشتہ بڑھاپے میں آپکی تنہائی کی وحشت میں رنگ نہیں بھرے گا۔۔۔۔۔!!"

میں اکثر دیکھتا ہوں گلیوں میں بڑھی عورتیں گھر کے باہر سیڑھیوں پہ بیٹھی ہوتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ !!"

،یا کوئی بڑھا آدمی بے مقصد دکانوں پہ بیٹھے آتے جاتوں کو دیکھتا ہے

وہ اس لیے نہیں بیٹھتے ہوتے کہ انھیں لوگوں کی شکلیں دیکھنے کا شوق ہوتا ہے،۔۔۔۔۔۔۔۔۔ !!"

،بلکہ وہ اپنے کانوں میں گونجتے سناٹوں کے شور کو کم کرنے کی کوشش میں مصروف

ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔!!"

ہمارے گھر کے سامنے حویلی میں دو کمرے ہیں وہاں دو بڈھے جوڑے رہتے ہیں۔۔۔۔۔۔!!""

ایک تو ہے ہی بے اولاد اور ایک کے بچوں نے کبھی حال بھی نہیں پوچھا،،،۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"!!لیکن میں نے کبھی انکوں اس طرح سے اداس نہیں دیکھا جیسے گلی میں بیٹھی عورت کو یاد کان کے باہر بیٹھے آدمی کو دیکھا ہے۔۔۔۔۔۔!"

کیونکہ انکے پاس باقی رشتوں کا ساتھ ہو نہ ہو انکے ہمسفر کا ساتھ ہے انکی دنیا انکے ہاتھ میں ہے تو وہ خوش ہیں۔۔۔۔۔۔۔!!"

ہمسفر نہ ہو تو چاہے رشتوں کا ہجوم ہو پھر بھی ایک کونا تنہائی کا کاٹنے کو ہوتا ہے۔۔۔۔۔ "!

میری ماں جب سے۔ چھوڑ کر دوسری شادی کر گئی۔ہے۔تب سے میرے والد محترم ہم سے اتنی بات نہیں کرتے لیکن میں محسوس کر سکتا ہوں کہ وہ اندر سے کس قدر

ویران ہیں کیونکہ وہ کچھ باتیں ہم سے شیئر نہیں کرتے

کریم کھڑکی کے باہر ایک۔بڈھے کو ٹھنڈ میں بیٹھا کھڑکی سے دیکھ کر بول رہا

تھا۔۔۔۔۔

کیونکہ اس ہجوم میں ایک بھی ایسا نہیں ہوتا جس سے آپ لڑیں اور سوری بھی نہ بولیں

تو چلے گا،۔۔۔۔۔۔۔!!"

،کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہوتا جس سے آپ اپنی بچکانہ خواہشات کو پورا کرنے کا پرامس

لے۔۔۔۔۔۔۔!!"

،،کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہوتا جو آپ سے کہے کہ "او یار میں ہوں نہ اور کیا چاہیے" اور

آپ خوش ہو جاؤ،،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!

کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہوتا جس سے بحث کر کر کے دماغ پلپلہ کر

لیں،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!"

،کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہوتا جو آپکی روک ٹوک پہ غصہ نہ ہو،،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!"

کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہوتا جو سوتے ہوئے آپ کے ماتھے پہ بوسہ

دے،،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ !!"

کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہوتا جو آپ سے کہے کہ "اداس نہ ہوا کرو دل بھی خراب ہوتا ہے موڈ

بھی۔۔۔۔۔۔ !!"

میں اپنی ماں کو دیکھتی ہوں تو دل کٹتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اولاد سروائیو کر جاتی ہے لیکن جو پیچھے ایک جان رہ جاتی ہے اسکا دکھ کبھی نہیں جاتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسکی ویرانی کو کوئی دلاسہ کم نہیں کر پاتا۔۔۔۔۔۔

بڑھاپے میں ایسی تنہائی نہ دے جو انھیں کھا جائے

اور میری دلی دعا ہے اور خواہش ہے کہ ہر ارینج اور پسند کی شادی کا بڑھاپہ میں اختتام بے بسی اور تنہائی میں نہ ہو

آپ دونوں کی جوڑی بہت اچھی ہے اللہ آباد رکھے کریم کہہ کر دروازے سے باہر اس ادمی کی طرف گیا جو ٹھنڈ میں تن تنہا بیٹھا تھا۔۔۔۔۔ !!*

"!اس کے جانے کے بعد احسن اور جیسیکا کے زہن میں کئی سوال ارہے تھے وہ ایک

دوسرے کی طرف نظریں جمائے لیکن چپ تھے۔۔۔۔۔!!"

وہ ایک۔دوسرے کی طرف دیکھ کر ایک ہی بات سوچ رہے تھے کہ انکی شادی نکاح تو ہوا ہی نہیں اور بغیر شادی نکاح کے یہ سفر کسی بھی وقت سانس توڑ سکتا ہے۔۔۔۔۔ !!"

احسن اب کھڑکی میں کھڑا کریم کو اس ادمی کے ساتھ بیٹھا دیکھ رہا تھا نا جانے کیا سوچ اس کے دماغ میں چل رہی تھی۔۔۔۔!!"

تمہیں کوئی پرواہ ہے کہ نہیں بگڑے ہوئے۔۔۔۔!"

کیوریا نے رکھ کر تھپڑ دیا تھا اپنے بھائی کو جو ادھی رات کو مووی دیکھ رہا تھا بغیر کسی پرواہ کے۔۔۔۔۔ !"

کیا مصیبت ہے تمہیں ٹی وی آن کرو۔۔۔۔

"وہ کیوریا کے ٹی وی بند کرنے پہ چلایا تھا۔۔۔۔!"

ہماری یہاں نیندیں حرام ہوئی ہیں اور تمہیں زرا حیا اور شرم نہیں ہے انسانیت کچھ ہے بھی یا نہیں۔۔۔۔

کیوریا نے پانی کی بوتل اس کو دے ماری تھی۔۔۔!"

یہ کیا تماشا لگا ہوا ہے گھر میں۔۔۔اقبال اونچی اواز میں بولا تھا جس کی اواز سارے گھر میں گونجی تھی۔۔۔۔۔۔ !"

دفعہ کر دو اس کو۔۔مزید مجھے پاگل نہیں کر و اقبال بے بس بیٹھا بیٹے کو کچھ کہنا ہی نہیں چاہتا تھا وہ بیٹا جس کی مجھے ضرورت ہے وہ مجھے اکر دلاسہ بھی نہیں رہا اس نے انسو ضبط کیے تھے۔۔۔۔ !!"

یہ سب اپکا لاڈ کی وجہ سے ہوا ہے پہلے سے سیدھا رکھتے تو اج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔۔۔۔۔

کیوریا کی ماں اس کے باپ کو دروازہ میں کھڑا دیکھ کر بولی وہ ان کے احساسات کا اندازہ لگا سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔ !"

!!"آسلام۔و علیکم۔۔۔

مجھے آپ کے سر سے بات کرنی ہے ارجنٹ میری بات کروائیں۔۔۔

کیوریا نے کسی پولیس ہیلپ لائن پہ کال کر کے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

سر آپ کے لیے کال ہے کوئی خاتون بہت ٹینشن میں لگ رہی ہیں۔۔۔۔

اہلکار نے ساتھ بیٹھے سر کی طرف فون تھمایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ !!"

!"یہ وقت کوئی صبح کے چار بجے کا تھا۔۔۔۔

اقبال اور پروین سر پکڑے بے بس بیٹھے تھے کمرے سے نیر کے مووی دیکھنے کی اواز گونج رہی تھی اور کیوریا باہر صحن میں بیٹھی سب کو کال کر رہی تھی کی۔ شاید کسی دوست کو اس کے جانے کا پتا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ !'

!!"اس کو بند کرو یہ کون کال کر رہا ہے

سوئی ہوئی جیسیکا بند انکھوں سے موبائل کے بجنے پہ بولی۔۔۔

!"احسن نے نیم بند آنکھوں سے فون اٹھایا وہ بند کرنے ہی لگا تھا کہ اسے یاد آیا یہ اس کی ماں کا نمبر ہے وہ ایک دم گھبرا کر اٹھ بیٹھا تھا فون اپنے کان سے لگایا تھا۔۔۔

!"ج

جی امی۔۔۔

وہ ڈرتے اور گھبراتے ہوئے بولا۔۔ نیند تو جیسے اس کی اڑ گئی ہو۔۔۔

اس کہ ماتھے سے پسینہ چھوٹ رہے تھے۔۔۔۔

!"تم نے واپس آنا ہے یا نہیں۔۔۔

وہ دبی دبی آواز میں بول رہی تھی جیسے چھپ کر بات کر رہی ہو۔۔۔۔۔!"

ماں وہ۔۔۔۔

اپکو بتایا تو تھا آپ لوگوں کی ضد کی وجہ سے مجھے یہ قدم اٹھانا پڑا ہے وہ ڈرتے ہوئے لیکن بہادری کا مظاہرہ کرتے بولا۔۔۔۔۔

!"واپس اجاو ورنہ تمہارا باپ تمہیں ڈھونڈتے ہی موت کے گھاٹ اتار دے گا اور مجھے بھی وہ مار امار اپھر وارہا بندوں کو تمہاری تلاش میں۔۔۔۔۔ !"

نجمہ اب دانت پیس کر بولی تھی۔۔۔ !"

کال کٹ گئی تھی شاید نیٹ ورک کا مسئلہ تھا۔۔۔۔!"

دیکھو بات یہاں ہماری بچی کی عزت کی ہے اس لیے ز فا احتیاط سے کرنا سب کچھ۔۔۔۔۔۔۔

اقبال نے صبح ہوتے ہی اپنے بندے بہاولپور میں بکھیر دے تھے جو چپہ چپہ کی تلاشی لے رہے تھے گھر گھر اور ہر۔ ہوٹل چھان مار رہے تھے۔۔۔۔!"

**ہم کبھی تنہا نہیں ہوتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ ضروری نہیں کہ ہمیں تنہائی کو مٹانے کے لیے ہر وقت انسانوں کی محفل میسر رہے۔۔۔۔۔۔

پرندے۔۔۔۔۔۔جانور۔۔خواب۔۔۔سورج۔۔۔روشنی۔۔۔ہوااور پانی بھی ہمارے ساتھی ہیں۔۔۔۔۔

جینے کی وجہ تلاش کرلی جائے تو کھل کے جینا آسان ہو جاتا ہے**

!!"دیکھو اگر ہمارا مقابلہ میں ہم سے کچھ مانگتا ہے تو ہم ہر شرط کے لیے تیار ہیں کیونکہ ہماری بیٹی اس وقت زیادہ ضروری ہے اور کچھ نہیں۔۔۔

ہم انکا ہر مطالبہ پورا کریں گے یہ یقین دہانی اس کو دلوانی ہے وہ جہاں بھی جس کو بھی ملیں

کال پہ عاصم نے سب کو آرڈر کیا تھا

جیسیکا میری چابی نہیں مل رہی گاڑی کی زرا کمرے میں دیکھنا اس نے ناشتہ کرتے لاپرواہی سے کہا۔۔۔۔۔!"

میں ابھی لائی آپ روکیں زرا۔۔۔

جیسکا کمرے کی طرف بڑھی ہی تھی ابھی کے دروازہ کھٹکایا تھا۔۔۔۔ !"

آپ بیٹھیں میں دیکھتی ہوں جیسکا دروازہ کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

دروازہ کھول وہ سامنے دیکھ کر ہکا بکا رہ گئی تھی کیونکہ وہ ایک۔ چھوٹی عمر کا بچہ تھا جو ناشتہ کے ٹائم خود ایک ایک کا

دروازہ بجا کر انڈے بیچ رہا تھا۔۔۔۔ !"

"!آسلام و علیم باجی۔۔۔

باجی انڈہ لے لیں آپ ایک دم فریش ہے

وہ بچہ نظریں اٹھائے لینے کے منتظر انکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔"! جیسیکا نے ایک نظر اندر بیٹھے احسن کو دیکھا اور پھر اس بچے کو اندر آنے کا کہا۔۔۔۔۔۔۔

باہر ابھی کافی ٹھنڈ اور دھند پڑ رہی تھی۔۔۔۔اور وہ بچہ صرف ایک لال رنگ کی لمبے بازو والی جرسی پہنے کانپ رہا تھا۔۔۔۔ !"

آ و بیٹھو یہاں۔۔۔۔

احسن بچے کو گھر میں داخل ہو کر چاروں طرف دیکھتا ہوا۔بولا۔۔۔

ج۔۔۔۔جی۔۔۔وہ ہاتھ میں پکڑا جگ نیچے رکھ کر۔اجسن۔۔کے۔بلکل۔سیدھ میں زمین پہ بیٹھ گیا۔۔۔

اوہ۔۔نیچے نہیں اٹھو اٹھو۔۔۔

اوپر آو یہاں میرے پاس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔احسن نے اسے انتہائی۔شفقت بھری نظروں سے زمین سے اٹھا کر صوفہ پہ بیٹھایا۔۔۔۔۔۔!!"

تم کیوں گھور رہے ہو مجھے۔اتنی دیر سے۔۔۔دلشاد آصف سے مخاطب ہوا تھا جو ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھا کار۔چلاتے ہوئے بھنگی انکھوں سے اسے گھور رہا تھا۔۔۔۔

!"میرا کباب بن جائے گا اب اس گرمی میں ان نواب زادوں کی انگلیوں پہ ناچتے ہوئے۔۔۔

ایک یہ خون بہا کی کمائی لیتے ہیں ایک ایک پائی کا اور ان کے بگڑے بچے۔۔۔۔

وہ بھڑک کر بولا تھا۔۔۔۔ !"

میرا شیر دوست شانت رہ تو شانت رہ زرا نواب زادے کا بچہ مل جائے اس گرمی کا بدلہ

اس کو گھونسے مار مار کر اتاریں گے۔۔۔ !"

دلشاداب ایک ویران سڑک کی طرف گاڑی موڑ رہا تھا۔۔۔۔ !"

بس کر تو مار مار کر۔۔

ہماری ہی لاش کتوں کو نصیب ہو گی اگر انکو ہمارے ہاتھوں ایک آنچ بھی ائی تو۔۔!!"

!"چل نہ بس کر ٹھنڈا ہو تجھے کچھ کھلاتا ہوں یہاں کوئی ڈھابہ نظر ائے تو۔۔۔

ڈھابہ ؟کیا تمیں واقعی لگتا ہے کہ ہمیں اس سنسان ویران سڑکوں پہ کوئی ڈھابہ ملے گا

یہاں ایک مردہ پرندہ بھی مل جائے تو وہ بھی غنیمت سمجھنا اس نے طنزیہ کہا

تھا۔۔۔۔ !

ہاہاہا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔۔۔دلشاد اس کی بات پہ مسکرایا تھا۔۔۔۔۔!"

کوریا تم کچھ کھالو اب کیا سارا کھانا میں ہی ٹھوس لوں۔۔۔۔؟

گاڑی۔ڈرائیو کرتے عامر نے ایک نظر کیوریا پہ ڈالی تھی جو ٹنشن میں تھی۔۔۔

اس نے بغیر کچھ بولے صرف ایک نظر اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ !"

جان لو گی کیا اب؟

ہہہ۔۔۔میں نے جان دینی بھی نہیں۔۔۔کیوریا طنزیہ انداز میں بولی تھی۔۔۔ !"

عامر نے ایک زوردار قہقہہ لگایا تھا۔۔۔ !"

نہ کرو کیوریا کچھ تو بولو مجھے تمہارا اس طرح چپ رہنا سچ میں کھائے جا رہا ہے۔۔۔مت ڈراو لڑکی بولو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ۔ شیشے میں دیکھ کر ہاتھ سے بال سیٹ کرتا اور ہلکی سی اواز میں سیٹی بجائے کہہ رہا تھا۔۔

تم مجھے ایک بات بتا سکتے ہو؟ کیوریا نے اسے دیکھ کر کہا تھا۔۔۔ !

لو جی ایک کیوں؟ تم ایک ہزار پوچھو۔۔۔عامر نے گاڑی کو بریک لگائی تھی۔۔۔۔۔ !!"

اس نے گاڑی ایک ڈھابے کے پاس روکی تھی جو ایک سڑک کے کنارے تھا۔۔۔۔۔ !"

!"کیوریا بالوں کا جوڑا بنائے کالے رنگ کی گھٹنوں سے اوپر کمیز کے ساتھ پٹھانی۔

سٹائل کی شلوار ہاتھوں پہ نیل پالش بال اور کھسہ پہنے ہوئے گاڑی سے نیچے۔اتری تھی۔۔۔۔۔ !"

!"چاچا دو کپ چائے۔۔۔بسکٹ کے ساتھ زرا جلدی۔۔۔۔ !"

عامر نے دور سے آواز لگا کر کہا تھا۔۔۔۔۔ !*

جی تو اب بولیں۔۔

آپ کیا فرما رہی تھیں؟

تم مجھ سے اتنی ہمدردی کیوں دیکھاتے ہو؟کیوریا اس پہ نظریں جمائے تھی۔۔۔۔

سوال تو بہت آمیزینگ ہے۔ویسے۔۔۔

اس نے کان میں گاڑی کی چابی گھوماتے ہوئے کہا۔۔۔۔ !"

!"مجھے نہیں پتا کیوں۔۔۔

بس میرا دل پتا نہیں کیوں تمہیں دیکھ کر ہینگ ہو جاتا ہے۔۔۔"! مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آتا اور میں نے ہمدردی کبھی نہیں دیکھائی اس کو ہمدردی نہیں فکر کا اگر نام دو گی تو میرا دل گارڈن گارڈن ہو

جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!"

عامر نے نظریں نیچے کیے ہوئیں تھیں۔۔۔!"

ادھر دیکھو میری طرف مجھے سنو

کیوریا نے جیسے اسے ارڈر دیا ہو اس کی طرف متوجہ ہونے کا۔۔۔۔۔۔

!!"میں بیک وقت رشتے نبھانے میں بہت اچھی بھی ہوں اور بہت بری بھی!!_

توجہ نچھاور کرنے پر آؤں تو ایک پل کیلئے بھی غافل نہ ہوں اور غفلت برتنے پہ آوں تو مہینوں رابطہ کئے بغیر گزر جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور مجھے پرواتک نہیں ہوتی

محبت دینے پہ آوں تو اپنا آپ وار دیتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سرد مہری برتنے پہ آوں تو مقابل شخص کا وجود تک بھلا دیتی ہوں۔۔۔۔۔۔

سچ میں بھلا دیتی ہو؟

عامر نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہاں اب چپ رہو سنو آگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ !!"

کیوریا نے اسے منہ پہ انگلی رکھنے کا اشارہ کیا

جنکو دل میں رکھ لوں انکی خاطر اپنا آپ مٹا سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور جنکو ایک مرتبہ۔دل سے نکال دوں وہ اپنا آپ فنا کر کے بھی دوبارہ میرے دل کی سرحدوں کو عبور نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔۔۔

تم واقعی میں اتنی ظالم ہو یا پھر مجھے ڈرا رہی ہو۔۔۔۔

"وہ چائے کا کپ منہ سے لگاتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ !"

چششششش چپ۔۔۔۔/"

کیوریا ایک بار پھر اسے خاموش ہونے کا اشارہ دے چکی تھی۔۔۔۔۔۔!"

جن کی چاہت میں ایک وقت میں اپنی ذات کو فراموش کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
ان سے لاتعلقی اختیار کروں تو خود غرضی کی انتہاؤں کو چھو رہی ہوتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جو میری اچھائی سے واقف ہیں وہ میرے برے ہونے پر یقین نہیں کرتے اور جو ایک بار میری ڈارک سائڈ کا سامنا کر لیں انکا اعتبار اس رشتے سے ہی اٹھ جاتا ہے جو وہ

میرے ساتھ نبھانے کی کوشش کررہے ہوتے ہیں تو تم مجھ جیسی موڈی مطلبی شدت پسند کے قریب ہو کر اپنی خواہشوں کا گلہ دبانے سے اچھا ہے کہ ہمدردی یا فکر میرے لیے نہیں کیا کرو اس میں تمہاری بہتری ہے اور میں چاہتی ہوں تم ایسا نہ ہو خاص کر میرے لیے۔۔۔۔۔ !"

وہ کہہ کر چپ ہو گئی تھی اور اب ان دونوں کے درمیان صرف خاموشی تھی۔۔۔۔/!!"

جی صاحب ہم لوگ سارا علاقہ چھان مار کر اس وقت سب تاج محل کے پاس سب جمع ہو گئے شام ڈھلنے کے بعد علاقہ اور ویران ہو گیا ہے سر۔۔۔۔ !"

آصف نے اقبال ہو فون پہ ایک دم چونک ہو کر بتایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ !"

سب گاڑیاں جمع ہیں تمہارے پاس؟

جی سر۔۔۔۔ !"

وہ ایک بار پھر لچکدار اواز میں بولا تھا۔۔۔۔ !"

تم سب وہی کیمپ لگاو اور رات رہی گزارو صبح پھر تلاشی لینا اکبر نے آخری وقت وہ

گاڑی بہاولپور میں داخل ہونے کی مکمل یقین دہانی کرائی اس لیے ہم یہ موقع گوا نہیں سکتے اگر وہ اس سے آگے

بھی نکل گئے ہوئے تو زمین اگلے گی تو سہی ان کو۔۔"!اقبال نے کہہ کر فون بند کر دیا۔۔۔۔۔ "!

!"کیا ہوا تمہیں۔۔۔۔

جیسیکا نے احسن کا زخمی ہاتھ دیکھ کر پریشانی کے عالم میں گھبرا کر پوچھا تھا۔۔۔۔"!

میرا دل پھٹنے کو ہو رہا ہے بتاؤ کچھ۔۔۔جیسیکا اپنا دوپٹہ اس کے ہاتھ پہ باندھنے لگی جس سے خون بہہ رہا تھا۔۔۔۔ "!

!"مائے ڈیئر وائف۔۔۔۔

مجھے کچھ نہیں ہوا وہ گاڑی میں گلاس ٹوٹا ہوا اٹھانے لگا تو وہ ہاتھ میں لگ گیا بس۔۔۔۔ "!

اس نے صوفے کی بیک سہارے پہ سر رکھ کر آنکھیں بند کی تھیں۔۔۔۔اور دل پہ ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔۔۔!!"

سینے پہ کیوں درد ہو رہا ہے چوٹ تو آپکو ہاتھ پہ لگی ہے ناں؟

سینے میں تو ہارٹ کے پیشنٹ کو درد ہوتا ہے۔۔۔۔

ہاں تو میں بھی تو ہارٹ کا مریض ہوں اس نے اس انداز میں کہا جیسے اسے بہت درد ہو رہا ہو۔۔۔۔ !"

کک۔۔۔

کیسے مطلب کب سے۔۔۔۔اس نے بوکھلا کر پوچھا۔۔

"جب سے تمہارا عشق میں مبتلا ہوا ہوں وہ بولا تھا

جب سے میری محبت۔۔۔آآپ مجھے کب سے بیوقوف بنا رہے ہیں۔۔

میں اتنی خوفزدہ ہو گئی ہوں اس کے باوجود آپ مجھے تنگ کر رہے ہیں

اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہی وہ نارمل ہو کر بولی تھی

!!"مجھے بھلا تمہیں بے وقوف بنانے کی کیا ضرورت ہے تم ماشااللہ بنی بنائی ہیں۔۔۔۔

تم مجھے بے وقف کہہ رہے ہو اس نے اس کا بازو زور سے دبایا تھا۔۔۔

آہ۔۔۔

کیوں مار رہی ہو پہلے ہی درد ہو رہا ہے

اب اسے واقعی میں درد ہوا تھا

جیسیکا کچن میں ہانڈیہ کے نیچے آگ بند کرنے اٹھ کر چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔!!"

Having someone°

"Who text you up everyday•

•Motivates you every time

•Listens to your problem

•Genuinely care for you

•Reminds you to take food at right Time and of medicines

When you are sick

"! Everyone needs a such person in their life

and blessed are those who already have

them..."!

کھانے میں کیا بنایا ہے۔۔۔؟

احسن نے فریج سے پانی کی بوتل نکالتے ہوئے سرسری نگاہ اس پہ ڈالی تھی۔۔۔

!!"بیگن کا سالن بنایا تھا لیکن وہ جل گیا تھا اب دال چاول بنا رہی

ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ !"

ہمم اچھا ویسے ایک بات بولوں؟ احسن نے بوتل منہ کو لگاتے ہوئے جیسے اس سے

اجازت مانگی ہو۔۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔۔

When you are happy with someone in private

you don't need to prove it on social media

....

وہ کہہ کر بوتل کو لہرانے والے انداز میں اوپر ہوا میں گھماتے ہوئے کچن سے باہر نکل گیا تھا.........................

ہمارے پاس یہاں کچھ کھانے کو نہیں ہے اور بھوک سے میری جان جا رہی ہے کیوریا نے بے جان جسم سے گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر سیٹ پہ گرتے ہوئے کہا یہ وقت صبح کے سات بجے کا تھا جب ہر طرف دھند کا راج تھا۔۔۔ہر چیز دھند ہی کی طرح نظر آرہی تھی۔۔۔۔!"

میں آپ کے لیے چاند بھی توڑ آوں لیکن اس وقت یہاں پتا توڑنے کی اوقات بھی نہیں کیونکہ یہاں تو ہر طرف خزاں کا موسم ہے۔۔۔۔عامر نے اسے بے حال دیکھ کر کہا تھا

]سنا ہے یہاں سے دس کلو میٹر دور ایک دربار ہے شاید اس کے باہر سے ہمیں خریدنے کو کچھ مل جائے۔۔۔۔۔۔۔

پانی۔۔۔اوہ شٹ۔۔۔۔یہ پانی بھی ختم ہے ایک اخری گھونٹ تھا اس نے

بھی۔۔۔۔۔کیوریا نے بوتل گاڑی سے باہر دے ماری تھی۔۔۔۔۔!"

!!"اور تمہارا احسن سے کوئی رابطہ ہوا ہے یا نہیں۔۔۔۔۔حیدر نے احمد لی طرف

جیم بڑھاتے ہوئے

کہا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔احمد نے سرسری سا جواب دیا تھا۔۔پروین تمہارا کوئی رابطہ ؟حیدر نے

اب اسکی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔

!"نہیں میری کوئی بات نہیں ہوئی وہ جلدی سے بولی تھی۔۔۔ !"

ہمم سہی۔۔۔آئے گا وہ واپس۔۔۔ضرور آئے گا۔۔۔حیدر نے سلائس منہ میں

ڈال کر چبایا تھا۔۔۔۔!"

وہ اب مزار کے صحن میں آگئی تھی مزار میں لنگر کھلا تھا بہت لوگ لائن میں کھڑے لنگر

لے رہے تھے وہ دو دن سے بھوکی تھی چہرہ چھپاتی وہ عورتوں کی لائن میں جا کھڑی ہوئی

جیسے اسے ڈر ہو کہ کوئی اسے دیکھ نہ لے۔۔۔۔ !"

!!"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گڈ مارننگ۔۔۔۔

احسن نے جیسیکا کو چائے کا کپ دیا تھا۔۔۔۔

آج تم نے چائے۔۔۔وہ اباسی لیتی ہوئی بولی۔۔۔۔

محترمہ صرف چائے نہیں آملیٹ کے ساتھ بریڈ بھی۔۔۔۔۔

احسن نے سائیڈ ٹیبل کی طرف نظریں کی تھیں۔۔۔وہ چائے کا کپ منہ سے لگائے پی رہا تھا۔۔۔۔!"

اچھا تو تمہیں بولنے کا کافی شوق ہے ہمم۔۔۔۔جانتا ہوں لیکن تم پچھلے کچھ گھنٹوں سے چپ ہو۔۔۔۔ !"

اس نے سنجیدہ لہجہ میں کہا تو وہ ہنسے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔۔ !"

شکر خدایا تم ہنسی تو۔۔ سہی۔

اتنی بھی کھڑوس مزاج نہیں ہوں وہ بس گھر کی وجہ سے دل زرا۔۔۔۔وہ بولی تھی۔۔۔۔

اوہ ریلیکس کرو۔۔۔

ڈانٹ وری۔۔۔۔

تم نے میری ٹی شرٹ کہں دیکھی ہے ساتھ تو ہم کچھ لائے نہیں لیکن وہ چاچا بتا رہا تھا

کہ گھر میں کچھ پہننے کا سامان موحود ہے تو تم زرا ڈھونڈ دو۔۔۔۔

!"شرٹ شرٹ شرٹ۔۔۔۔

اچھا دیکھتی ہوں جیسیکا کہہ کر کمرے کی طرف گئی تھی۔۔۔۔

اچھا سنو۔۔۔

وہ احسن کی آواز پہ واپس مڑی تھی۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔۔۔وہ میں سوچ رہا ہوں تمہیں بے بی یا پھر بیگم بلانا شروع

کر دوں۔۔۔۔۔۔

واٹ؟

سوچنا بھی مت۔۔۔یہ الفاظ مجھے بہت چیپ لگتے ہیں تو اس لیے رہنے ہی دو

تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسیکا نے صوفے سے کشن اٹھا کر اس کے سر میں مارا تھا۔۔۔!"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگر پریشان رہنے لگو دل میں الجھن ہو کئی سوالات ہوں جن کے جواب تلاش کرنے ہوں بے چینی ہو عجیب کشمکش ہو تب کہیں الجھو مت۔۔۔۔خود کو سلجھاوا کیلے ہو جاو کچھ وقت کے لیے سوالوں کو تلاش کرو پہلے دعا کرو پھر خود کلامی کرو اور پھر بلکل ہی پر سکون ہو کر خاموش ہو جاو ہر جواب مل جائے گا کیونکہ اس وقت پاس کوئی بشر یا بشر کا سایہ نہیں بلکہ بشر کا خالق تمہارے ساتھ ہو گا۔!!"

نیر تماری ماں کہاں ہے؟

پتا نہیں چرچ گئی ہیں شاید دعا مانگنے اس نے ہینڈ فری کان میں لگائے لاپراوہی سے بولا تھا جس پہ اقبال کا دل۔کر۔رہا تھا وہ اسے چھلی کے دانوں کی طرح بھون دے اس کی ان حالات میں لاپرواہی افسوس کے قابل تھی۔۔۔۔ !"

وہ سر جھکائے باہر کی طرف چل دیا۔۔۔۔ !"

آیا جی۔۔۔

مجھے ناشتا بنا دیں پھر سونا ہے میں نے وہ کمرے میں بیٹھا اونچی آواز میں۔بولا تھا۔۔۔۔ !"

!"بے قدری اولاد۔۔۔اقبال نہ اس کی آواز سن کر کہا۔۔۔ !"

!"روکیں روکیں یہ سب کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔

کچھ لوگوں کو اندر آتا دیکھ کر اقبال نے کہا۔۔۔ !"

سر آپ سے سوال ہے کہ آپکی بیٹی ایک مسلم لڑکے کے ساتھ بھاگ گئی ہے آپکی عزت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے۔۔۔!"

ایک کیمرہ مین اور ایک لڑکا مائک اٹھا کر بھاگ کر اقبال کے پاس آکر سوال کرنے لگا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بند کرو اس کو۔۔۔اقبال زوردار غصے میں بولا تھا۔۔۔ !"

سر آپ ادطرح چپ نہیں رہ سکتے آپ کو جواب دینا ہوگا۔۔۔نیوز اینکر کا مائک لے کر دور پھنکتے ہوئے اقبال نے کہا کہ میں تم لوگوں کو جواب دینے کا زمہ دار نہیں ہوں یہ ہمارا پرسنل مسئلہ ہے اور وہ بیٹی میری ہے جو بھی کرے۔۔۔ / !!'

اقبال نے گارڈ کو گھورتی نگاہوں سے دیکھا تھا جیسے ابھی اسے شیر کی طرح نگل جائے گا۔۔۔!!'

حضور وہ یہ۔۔۔گارڈ نے ابھی اتنے ہی الفاظ منہ سے نکالے تھے کہ ایک اور ٹی وی کی گاڑی بلکل ان کے گیٹ کی سیدھ میں رکی۔۔۔۔

وہ بھاگ کر گیٹ بند کرنے لگا تھا۔۔۔۔

!"شکر اللہ کا کھانا ملا۔۔۔۔۔۔

لیکن باہر گارڈز اور عامر کے سامنے جا کر کھایا تو ہماری عزت۔۔۔۔۔وہ ایک سیکنڈ کے لیے رکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"!!!!وہ چادر کے نیچے کھانا چھپا کر باہر کی طرف آ رہی تھی۔۔۔۔۔!"

!"کریم باپ اور اس شخص دونوں کو ہنستے ہوئے باتیں کرتا دیکھ کر رو پڑا جیسے وہ دونوں ایک دوسرے کو صدیوں سے جانتے ہوں۔۔۔ !"

"وہ اس شخص کو اپنے گھر یہ کہہ کر لے آیا تھا کہ اس کا باپ شرم اور ایک فاصلہ کے تحت کچھ باتیں ہم سے شیئر نہیں کرتا اس کو زندگی کے اس وقت میں کسی دوست کی ضرورت ہے اور بہت کوشش کے باوجود بھی وہ ہم بچوں سے اپنے دل کی بات نہیں کہتا۔۔۔کہتا ہی نہیں اور آپ بھی کسی ایسے دوست کی تلاش میں نہں ہیں تو کم سے

کم آپ کو ضرورت ہے اس لیے میں چاہوں گا کہ آپ میرے ساتھ میرے گھر چلیں۔۔۔اور میرے ساتھ چلیں آپ

میرے باپ کی جگہ ہی ہیں آپ کو کبھی کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔۔۔۔۔۔ !"

وہ۔ شخص پہلے کریم کی باتیں سنتا رہا اور پھر بغیر کچھ بولے اٹھ کھڑا ہوا اور کریم کے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔!"

یہاں کوئی تماشہ ہے کیا جو سب میڈیا والے آرہے ہیں۔۔۔۔۔

دفع ہو جاو سارے۔۔۔۔اقبال چیخنے والے لہجے میں زوردار آواز میں بولا تھا۔۔۔۔ !"

!"آپ پلیز باہر جائیں سب خدارا میری نوکری خطرے میں نہ ڈالیں گارڈ نے ان کے آگے ہاتھ جوڑ دیے تھے کہ وہ چلے جائیں یہاں سے۔۔۔۔۔ !"

بہاولپور کے وڈیرے اور زمیندار ہونے کی حیثیت سے انکا ان کو سارا علاقہ ہی جانتا تھا ان کی بندوقیں اور گاڑیاں اس طرح گھر سے باہر نکلتی تھی کہ پاس سے گزرنے والے لوگ دیکھ کر دنگ رہ جاتے تھے۔۔۔۔۔۔!!"

!!"تم ناشتہ کرلو میں کال سن کر ابھی آیا۔۔۔جیسیکا کو چائے کا کپ پکڑاتے ہوئے وہ

اٹھ کھڑا ہوا اس کا فون بار بار بج رہا تھا اور وہ جانتا تھا کہ یہ فون اسکی ماں کا ہی

ہے۔۔۔۔۔۔کیونکہ یہ نمبر اس کا پرسنل تھا جو سوائے اس کی ماں کے کسی کو نہیں

معلوم تھا۔۔۔۔۔۔ !"

ہیلو۔۔۔۔

جی ماں؟اس نے کمرے سے نکلتے ہی فون کان پہ لگایا تھا۔۔۔۔ !"

تم

تم کیسی اولاد ہو احسن کیسی تمہیں منع کیا تھا میں نے لیکن ایک نہیں سنی تم نے میری

ہماری عزت داؤ پہ ہے جانتے ہو۔۔۔۔

اس کی کال اٹھاتے ہی وہ بھڑک کر بولی تھی۔۔۔۔۔ !

ماں ریلیکس۔۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا ہماری عزت کو اور ہم ادھر وہاڑی کے ایک گاؤں لڈن پیڈ اسلام کے میں

ہیں اور ہم یہاں سیو ہیں۔۔۔وہ اپنی ماں کو تسلی دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔!!'

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم پاگل ہو گئی ہو کیوریا تم نے اپنا قیمتی ہیرے والی رنگ پسندیدہ اس دو ٹکے کی فقیر کو دے دی۔۔۔۔ تم ابھی کے ابھی واپس لو اور اسے کچھ اور دو یہ اسکے کام کا نہیں اور اتنی مہنگی ہے کہ رنگ مجھے ہی دے دو کم سے کم اسکو نہیں دو

عامر چلا کر بولا تھا جو انگھوٹی اس نے دربار کے باہر ایک مانگنے والی کو دے دی تھی۔۔۔۔۔!"

عامر تم کتنے چھوٹے دل کے ہو اپنا دل بڑا کرو۔۔۔ کیوریا نے اپنے بالوں کو باندھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ہاں یہی سمجھ لو کہ میرا چھوٹا دل ہے لیکن کم سے کم تمہیں اسکو یہ نہیں دینی چاہیے تھی وہ تمہاری سب سے فیورٹ اور مہنگی تھی۔۔۔۔۔ !!'

وہ۔گاڑی کے دروازہ میں کھڑا چلا رہا تھا۔۔۔۔ !"

ہاں میری پسندیدہ تھی لیکن وہ اس لڑکی کو پسند آئی تھی جو وہ مانگ رہی تھی۔۔۔۔۔ !"

افففف تم۔۔۔۔انکا یہ کام ہے کیوریا ابھی بھی ٹائم ہے واپس لے لو۔۔۔۔۔۔وہ کہتا ہوا

گاڑی۔اسٹارٹ کرنے لگا۔۔۔

تم جانتے ہو کیا عامر کہ

میری کچھ عادتوں سے اماں بہت پریشان تھیں

جو میرا ہے وہ صرف میرا ہے اس پہ کسی اور کا کوئی حق نہیں۔۔۔۔۔۔

یہی حال رہا تو زندگی کیسے گزارو گی؟؟

وہ ہر وقت اپنی انتہا پسند بیٹی کو اعتدال سکھانے کی کوششوں میں مصروف رہتیں تھیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنی من پسند چیزیں بانٹنے اور رشتے نبھانے میں سمجھوتہ کرنے کی تلقین کرتی رہتیں
تھیں اور میں انکی ایک نہیں

سنتی تھی بڑی بیٹی ہونے کے نعطے سب اسے لڑ جھگڑ لیتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر میں نے سمجھوتا کرنا سیکھ لیا

من مارنا سیکھ لیا۔۔۔۔۔۔۔

مگر نجانے کیوں انکی پریشانی ختم نہیں ہو سکی

انہیں نئ قسم کی فکروں نے گھیر لیا ہے۔۔۔۔۔

"اپنا سب کچھ دوسروں کو دے دیتی ہوا تنا ہی آسان ہو گیا تمہارے لئے اپنے حق سے

دستبردار ہونا؟

یہی سب چلتا رہا تو کسی دن تمہارے پاس اپنا آپ بھی نہیں رہے گا

مگر اب انکی بیٹی ___

اس سٹیج پہ ہے کہ کوئی چیز چھن جائے یا گم ہو جائے تو کوئی فرق نہیں پڑتا اور مجھے لگتا ہے

کہ یہ چیز ہر لڑکی میں وقت اور چیزوں کے ساتھ ساتھ آجاتی ہے وہ سمجھوتا کرنا سیکھ جاتی

ہے اور اس وقت اگر کوئی محبوب یا دوست یا چیز بھی کھو جائے تو فرق نہیں

پڑتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لڑکیاں محبت دوستی یر چیز دل سے نبھاتی ہیں لیکن

جب ٹھوکر لگے تو وہ پہلے سے زیادہ خود کو مضبوط کر کے

سمبھال لیتی ہیں۔۔۔۔ !"

عامر گاڑی چلاتا ہوا باہر کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے اس کی باتیں سننے کا دل نہ کر رہا

ہو۔۔۔۔۔۔!"

کیا کروں میں یہ تماشہ کب ختم ہو گا میں خود تنگ ہوں۔۔۔احسن نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔ !"

پھر سے چائے ابھی تو پی ہے۔۔۔وہ جیسیکا کو دو چائے کے کپ لے کر آتے کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

جیسیکا: دیکھ کر نہیں چل سکتے تم ابھی دونوں کپ نیچے گرتے

احسن: میں دیکھ کر چل سکتا ہوں لیکن تم شاید وہ بھی نہیں اس نے جیسے طنزیہ کہا ہو

دیکھیں آپ میرے منہ مت لگیں بحث کہ موڈ میں نہیں ہوں

پورے دو فٹ کے فاصلہ پہ کھڑا ہوں۔۔۔

ہہہ یں

جیسیکا نے ناک رگڑا تھا

میری چائے میں چینی کتنی ڈالی تھی تم نے؟ جتنی صبح کی چائے میں آپ نے ڈالی تھی۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں ایک چمچ ہی ڈالتا ہوں لیکن اتنی میٹھی چائے کبھی نہیں بنی۔۔۔

جیسیکا: انسان کے ہاتھ کی مٹھاس اور چیز بنانے کی لگن بھی ساتھ گھل جاتی ہے شاید اس لیے میری چائے میں ہر بار میٹھا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ !"

اوہ پھر تو تمہاری چائے کا رنگ کاکروچ جیسا ہونا چاہیے۔۔۔۔ وہ ہنسا تھا۔۔۔۔ !"

اڑالو مزاق تم اڑالو میرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ گن گن کے بدلے اتاروں گی زرا میرا وقت آنے دو۔۔۔۔"! وہ بولی تھی

عامر تمہارا فون بج رہا ہے اٹھاؤ اسکو اور گاڑی ٹھیک سے چلاؤ کس طرح سے چلا رہے ہو تم۔۔۔ کیوریا نے عامر کو کہا تھا جو گاڑی کو چلا نہیں بلکہ اسکی سپیڈ کو کم زیادہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔!"

اوہ ہاں۔۔۔۔ تم۔۔ ہاں۔ تم فون اٹھا کر میرے کان سے لگاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عامر نے اسے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

میں؟ کیوریا نے سوالیہ انداز میں کہا تھا۔۔۔۔ !"

ہاں تم جلدی کرو بند ہو جائے گا فون کی چار جنگ پہلے ہی نہ ہونے کے برابر ہے اس نے

جیسے اسے

آگاہ کیا ہو۔۔۔ !"

تم اتنی سج دھج کر کیوں رہتی ہو۔۔۔ کس کے لیے سجتی ہو۔۔۔ڈرانا مقصد نہیں تھا

لیکن عامر اور غصہ دونوں مل

گئے تھے جو کنٹرول سے باہر ہو رہے تھے

جی۔۔۔ وہ ہونک ہو کر سائیڈ پہ بیٹھا عامر کو دیکھا نہ جانے کیوں اب سکو عامر سے خوف

آ رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ روپ کس کے لیے ہے تمہارے شوہر کے لیے؟ کیوریا کی نظر اس کے ہاتھوں پہ

پڑی جو کبھی کھولتے تو کبھی بند ہوتے تھے

نہ نہیں۔۔۔ وہ میری تو ابھی۔ شادی ہوئی نہیں کیوریا کو اس کے اس سوال کی کوئی سمجھ

نہیں آئی تھی اس بات پہ عامر نے سر ہلایا جیسے اس پہ ترس کھایا ہو

!"جانتی ہو فقت تمہارے لیے مجھ جیسے مصروف اور وقت کی قدر کرنے والے

لاگوں کو سات سمندر پار کر کے یہاں جھک مارنی پڑتی۔۔۔ مجھے زہر سے زیادہ لگ رہا تھا

وہ شخص جب تم مجھ سے بحث کر رہی تھی اور وہ تمہیں تاڑ رہا تھا میرا خون کھول رہا تھا

!"اب وہ بالآخر بولا تھا جو وہ پہلے۔چپ چاپ کیوریا کو سنتا جا رہا تھا لیکن وہ سہم گئی تھی جیسے اس کا سانس رک گیا ہو اس کے چہرہ پہ۔عجیب رنگ۔آ جا رہے تھے

آہاں۔۔۔۔یہ ہوئی نہ بات کیا کمال ہے۔۔۔۔وہ کھل کر مسکرائی تھی۔۔۔۔

ہاں اب یہی بیٹھ کر خوش نہیں بلکہ اٹھ کہ ہمارے نکاح کی تیاری کرو اور لال سرخ رنگ کا جوڑا پسند کرو گی تم ابھی میرے ساتھ چل کے۔۔۔۔!"

احسن نے جیسیکا کو کہا تھا جو صوفے پہ گود میں کوشن لیے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔!"

اچھا دو منٹ رک جاؤ بس یہ ڈرامہ ختم ہو لینے دو ترکش ڈرامہ ہے آؤ تم بھی دیکھو۔۔۔۔اس نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے پاس جگہ دی تھی

بیٹا بلکل ایسا ہی ہے وقت کے ساتھ ہر چیز قدر کھو دیتی ہے اور احمد تم جانتے ہو کیا کہ تمھیں ابھی زندگی میں بہت

چیزیں دیکھنے کو ملیں گی۔۔۔

ہمم لیکن اماں ڈر لگتا ہے چیزوں کے چھن جانے سے

احمد اب بچوں جیسی معصومیت سے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ !"

ارے میرے شیر بیٹے میں بھی ایسی ہی ڈرتی تھی اور بہت چیزوں کے چھن جانے پہ

خوف کرتی تھی ہر چیز کو سمبھنال کر رکھتی تھی

!!"میں وہ لڑکی تھی کہ اگر مجھے کوئی پیار سے ایک چاکلیٹ بھی دلا دیتا تو میں اسے

کھانے کے بعد اسکا ریپر اپنی کسی کتاب میں سنبھال کے رکھ لیتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہ یہ مجھے اس شخص کی محبت میں دیئے گئے تحفے کی یاد دلاتا رہے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور چند

سال پہلے تک میرے پاس تحائف سے زیادہ تعداد میں انکے ریپرز جمع ہو گئے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔مگر نجانے کیوں اب مجھے چیزوں سے لگاؤ نہیں ہوتا

تحفے سنبھال کر نہیں رکھتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خوش کن موقعوں پر لی گئی تصویریں

اور حسین لمحات میں کی گئی چیٹس ڈیلیٹ کر دیتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بہت محبت سے پیٹ کاٹ کر خریدی ہوئی اپنی قیمتی چیزوں کو ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتے

دیکھ کر رتی برابر ملال نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہمارا گھر جہاں میرے بچپن کا حسین دور گزرا ہے دو سال پہلے چھوڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مگر کبھی پلٹ کر وہاں نہیں گئی لوگوں کو میرے اس رویے سے شکایت ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ میں ناقدری ہو گئی ہوں مجھے اب چیزوں کی قدر نہیں رہی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے جذبوں سے وہ گرم جوشی ختم ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

مگر میرا چیزوں سے دل اٹھ جانا تو حق بجانب ہے کہ جن بے مول سی چیزوں کو میں محض اس وجہ سے سنبھال کر رکھتی رہی کہ ان سے جڑے لوگ میرے لئے انمول ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انہوں نے میری محبت کی اس ادا کی قدر نہیں کی وہ تو میری اپنے لئے اس قدر والہانہ محبت دیکھ کر بھی میرے ساتھ نہیں رکے بس اپنی چیزوں کو میرا منہ چڑانے کیلئے میرے پاس چھوڑ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسلئے اب میں نے چیزیں سنبھال کے رکھنا چھوڑ دی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہ ان بے جان اشیاء کو سنبھال سنبھال کے رکھنا ان سے جڑے انسانوں کی ہماری زندگی میں رہنے کی گارنٹی کہاں دیتا ہے اور اگر ایسے انسان واپس مل بھی رہے ہو تو دل اچاٹ گیا ہوتا ہے جو انسان چیز کچھ بھی واپس نہیں لینا چاہ رہے ہوتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ !!"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چاہ ہی ختم ہو جاتی ہے رشتے اور دوستیاں جب ایک بار دل سے اتر

جائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"!وہ سامنے کھڑکی کو دیکھ کر بول رہی تھی جیسے بلکل کسی۔

گہری۔سوچ میں چلی گئی ہو۔۔ !"

اچھا نہ ماں چھوڑیں آئیں میں آپ کو بتاتا ہوں میسج کیسے کرتے ہیں اب موڈرن ماں

بنیں۔۔۔۔احمد نے اٹھ کر اسے اپنا موبائل

ہاتھ میں پکڑایا تھا۔۔۔۔۔۔۔ /"

اس کو استعمال کیسے کرتے ہیں۔۔۔وہ فون ہاتھوں میں لیے۔اسے گھور رہی

تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ !"

اوہ میری ماں۔۔۔۔۔ !"

ان باکس اوپن کریں۔۔۔۔۔وہ کیا ہوتا ہے اسکی ماں نے ایک نظر اسے اور ڈرتے

ہوئے ایک نظر ہاتھ میں پکڑے فون پہ ڈالی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ !!"

یہ ہوتا ہے ان باکس۔۔۔اس نے ٹچ فون پہ ایک ایپ اوپن کر کے اسے دی تھی جس

میں کافی لوگوں کی چیٹ تھی۔۔۔۔۔۔ !"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا یہ اس کو کیا کہتے ہیں؟اس نے پوچھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ !"

اماں اب یہ نیو میسج اس پہ کلک کریں۔۔۔۔۔احمد نے ماں کی انگلی پکڑ کر اس جگہ کلک کی تھی۔۔۔ !"

ہائے اللہ یہ کیا کھل گیا ہے۔۔۔اس کی بات پہ احمد۔زور سے ہنس۔پڑا تھا۔۔۔۔۔ !"

آواز سارے ٹی وی لاونچ میں گونجی تھی۔۔۔۔۔/!"

نہیں نہیں یہ اس طریقے سے نہیں کرناماں۔۔۔۔۔ !!"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کو کی۔بورڈ کہا کرتے ہیں اب یہ۔جو اے۔بی۔سی۔۔لکھا ہوا ہے ناں کو کلک کریں۔۔۔۔۔۔۔/!!"

کریم تم اپنے بابا اور اس انکل سے بات کروناں کے وہ ہمارے نکاح کے گواہ بن جائیں۔۔۔۔۔ریتلی زمین پہ بیٹھا احسن کریم کو کہہ۔رہا تھا۔۔۔۔ !"

گواہ؟کریم نے ایک نظر احسن کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔"!ہاں کریم گواہ کیونکہ ہمارے تو یہاں تم جانتے ہو کوئی نہیں ہے گواہ کے لیے۔۔۔۔۔احسن نے اس لہجے میں بولا جیسے

وہ التجا کر رہا ہو۔۔۔۔۔۔۔ !"

بھائی مشکل ہے منانا پڑے گا لیکن میں بات کرتا ہوں گھر جا کر ابھی کام سے واپس گھر ہی جا رہا ہوں۔۔۔۔"! کریم نے اسے جیسے تسلی دینے والے انداز میں کہا ہو۔۔۔۔۔ !"

آحسن اس کو منظروں سے غائب ہونے تک دیکھتا رہا وہ نا جانے کیا سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ !"

دروازہ بج رہا ہے باہر دیکھو جا کر کوئی۔۔۔۔۔احمد گارڈن میں بیٹھا اونچی آواز میں بولا تھا دروازہ زور زور سے بج رہا تھا جیسے مقصد بجانے کا نہیں دروازہ توڑنے کا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ !!'

جی احمد۔سائیں میں کھولتا ہوں۔۔۔۔گارڈ نے اپنی حویلی سے نکلتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ !"

رک جاؤ کھول رہا ہوں کیا آفت آئی ہوئی ہے۔۔۔۔۔انور نے شال کندھے سے سیٹ کی تھی۔۔۔۔۔۔۔ !"

!"یہ بوڈی۔۔۔وڈیرہ حیدر شاہ اوران کے ساتھ ایک۔ڈرائیوراور گارڈ کو نامعلام۔افراد نے فائرنگ کر کے قتل کر دیا ہے یہ ان تینوں کی۔ڈیتھ بوڈی۔۔۔۔۔۔ !"

وہ آدمی باری باری تابوت رکھ کر باہر نکل گئے۔۔۔

انور بلکل سن ہو گیا تھا جیسے اس کے کانوں میں سسسسسسسس کی آواز آرہی ہو اسے کچھ سنائی نہ دے رہا ہو اس کی نظریں ان تابوتوں پہ جم۔گئ تھی وہ بلکل ساکن ایک جگہ کھڑا تھا جیسے اسے پتا نہ ہو کہ ہوا سے پتا بھی ہل رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ !"

احمد اا

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ان تابوتوں کی طرف دء کھتا ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ !!"

یہ یہ کیا ہے یہ کیا ہے۔۔۔۔۔۔"!احمد نے آہستہ آواز میں کہا تھا وہ ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔!"

ملک صاحب ایئے آیئے بیٹھیے۔۔۔۔۔اس آفیسر نے اقبال کو بیٹھنے کا کہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھا۔۔۔۔۔۔"!تم یہ بتاؤ اتنی

ایمر جنسی میں کیوں فون کیا تھا اقبال نے فون پہ ملا میسج دیکھ رہا تھا جس میں یہ لکھا تھا کہ

موت کے گھاٹ اتار دیا ہے ڈن۔۔۔۔۔۔"!اس نے ایک لمبا سانس لیا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!"

چوہدری صاحب آپ نے جو نمبر دیے تھے ٹریس کے لیے ان میں سے ایک کی کال

فون سے بات کی گئی ہے گجرانوالہ سے وہاڑی کے کسی گاؤں کا نام لیا گیا ہے آپ کال

سنیں۔۔آئیں میرے ساتھ۔۔۔۔پولیس آفیسر نے اقبال کو بتایا تھا

سرخ جوڑے میں ملبوس جیسے ہی اس نے کمرے سے باہر قدم رکھا۔اس کا استقبال اس

انداز میں کیا گیا کہ اس کے قدم وہی رک گئے۔۔۔۔۔'!!وجود وہی شل ہو گیا تم اس

بات پہ کتنی خوش ہو گی کہ ہم تمہارے نکاح میں شرکت کرنے آئے ہیں۔۔۔۔

وہ بلکل جیسے سن ہو گئی ہو

حیدر کی تدفین سے کئی لمحے پہلے وہ اسکے تابوت سے لگا بیٹھا

کو تکے نہ جانے وہ کون سا عہد باندھ رہا تھا وہ شاید حیدر نے اسے تھمایا تھا تبھی وہ ان چند

لمحوں میں بہت بڑا ہو گیا تھا پروین چونکہ بیوی تھی کبھی باتیں یاد کر کے رو لیتی تھی کبھی ہنس لیتی تھی اس وقت صرف احمد ہی تھا جو اس کو تسلی دے رہا تھا

انور کرسی پہ بیٹھا گھنٹوں سے بیٹھے اس چاندنی کے مجسمے کو دیکھ رہا۔ تھا وہ اسے تکے جا رہا تھا حیدر کو چاند سے باتیں کرنا بہت پسند تھیں اسے لگتا تھا کہ چاند بیت ہمراز ہے لیکن انہیں تو چاند سے باتیں کرنا بھی نہیں آتی تھیں چاند بھی ہر شے کو چاندنی بخشے اداس کا ایک کونے میں کھڑا خالی خالی نظروں سے گھر کو تک رہا تھا ایک وہی تو تھا جو اسکی باتیں سمجھ سکتا تھا۔۔۔

لان میں لگے۔ پودے اور درخت جھوم کر اپنے ہونے کا پتا دے رہے تھے منڈیر کے اس پار سے

کسی نے جھانکا تھا اسے لگا تھا وہ جھانکے گا لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

!!"وہ حیدر کا جگری دوست تھا جس کو اندر آتے ہی حیران اور پریشانی کے ساتھ تابوت لی طرف بڑھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک۔ قدم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دو قدم۔۔۔۔۔۔۔ تین قدم۔۔۔۔۔۔۔لوگوں سے نظر دور ہوتی نگاہ سامنے تابوت کے شیشہ پہ پڑی۔۔۔۔۔۔

چہرہ جانا پہچانا تھا

حیدر۔۔۔۔۔۔اس نے بے یقینی سے الفاظ ادا کیے

تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ !!"

!"اوئے میں کیا لگ رہا ہوں دوست۔۔۔اسکی آواز سماعت سے ٹکرائی

تھی۔۔۔۔۔۔۔

آدم بیزار۔۔۔۔اسکی کھلاہٹ کی آواز آئی تھی۔۔۔۔۔۔

اوئے میں جا رہا ہوں۔۔۔۔اسکا وہ آخری فقرہ کہیں فضا میں گونج رہا تھا کوئی ایسے بھی

جاتا ہے کیا۔۔۔۔۔"؟

اسے وہ سخت زہر۔لگ رہا تھا اس کی حرکتیں۔مزاق اسے کبھی کبھی۔غصہ دلاتی تھیں

لیکن اس نے یہ تو نہیں چاہا

تھا کہ وہ چلا جائے۔۔۔۔۔۔

حیدر کی۔آخری۔خواہش تھی کہ اسے اس کے باپ کے پاس دفنایا۔جائے انور کرسی

پہ بیٹھا بولا تھا۔۔۔۔۔

!"ٹھیک ہے احمد نے مختصر ساجواب دیا تھا یہ خواہش تو وہ بہت پہلے سے جانتا تھا پرانا۔ ملازم جو تھا اور اکثر مزاق باتیں ہوتی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح کا سورج شاید نکلنے کے موڈ میں نہیں۔ تھا بادل بھی ایک۔ جگہ ٹھہرے برسنے کے لیے تیار تھے اور پھر۔ بادلوں سے بھی صبر نہیں ہوا اور وہ قطرہ قطرہ برسنے لگے

تم یہاں؟

تم یہاں کیا کر ہو اور کیسے۔ پہنچی۔۔۔۔۔۔۔جیسیکا سرخ رنگ کے کپڑوں میں ملبوس اسے دیکھ کر دنگ رہ گئی تھی۔۔۔۔۔!"

میری پیاری بہن۔۔۔۔۔تمہارے نکاح میں شرکت کے لیے آئی ہوں کیوریا نے اس کے سامنے کھڑا ہو کر کہا۔۔۔۔

جیسیکا اسے گھورتے جا رہی تھی۔۔۔۔

کم آن جیسیکا آؤ بیٹھو بہت پیاری لگ رہی ہو اور دیکھو گواہ بھی موجود ہیں اور مولوی بھی۔۔۔۔۔

آؤ بیٹھو نکاح میں دیر ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔کیوریا اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔۔۔ !"

اوہ۔۔۔۔

آؤ جی آؤ سسر جی۔۔۔۔۔

کیسے ہیں آپ۔۔۔

احسن نے دروازہ میں کھڑے اقبال کو دیکھ کر کہا

تم دونوں کا گیم ختم میرے شہزادے۔۔۔۔۔اس گھٹیا انسان۔سے اچھا تھا تم مر جاتی۔۔۔۔۔۔۔ !"

اقبال نے روعب دار آواز میں جیسیکا کی طرف انگلی کر کے کہا تھا۔۔۔۔۔ !"

خبردار جو کسی نے ایک لفظ بھی اس کو کچھ بولا جیسیکا بولی تھی

یہ نکاح نہیں ہو گا تم ایک مسلم لڑکے سے شادی نہیں کر سکتی۔۔۔۔اقبام نے۔اونچی آواز میں کہا تھا

گارڈ بندوقیں اٹھائے احسن اور جیسیکا کے ارد گرد جمع تھے۔۔۔۔۔ !"

کریم۔۔۔۔۔احسن نے کریم کی طرف دیکھ کر سر۔ہلایا۔تھا جیسے کوئی اشارہ دیا ہو وہ ان کو باتوں میں

مگن۔ہوتے ہی چپکے سے پیچھلے دروازے سے باہر نکلا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"/

لیکن کیوں بابا کیوں۔۔۔۔

ہم لوگ اللہ کتاب ہیں رسول۔اللہ کو مانتے ہیں یہ لوگ حضرت عیسی کو مامتے ہیں مسلم لڑکی لڑکا کا اور ہمارا نکاح ہو سکتا ہے اور میں کر کے رہوں گی۔۔۔۔۔۔ !"

جیسیکا چلا کر بولی تھی

!"خبردار

میرے پاس بھی مت آنا جیسیکا ایک۔گارڈ کو اس کے پاس ایک۔قدم۔اتے ہوئے بولی۔تھی۔۔۔۔۔ !"

تم۔۔۔۔

تمھیں کس چیز کی لالچ تھی جو تم نے یہ سب کیا پیسے چاہیے ہوتے تو لے لیتے مجھ سے مانگتے۔۔۔۔۔

اقبال نے۔احسن کی طرف ترسی نگاہ۔ڈالی تھی جیسے وہ کسی مانگنے والے کو آفر دے رہا۔ہو۔۔۔۔۔۔۔ !!'

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کریم کا باپ اور وہ۔ شخص سہمے ہوئے دیوار کے ساتھ لگ کے کھڑے

تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"!

پیسہ۔۔۔۔۔۔ہاہاہاپیسہ۔۔۔۔۔"!احسن کہہ کر زور سے ہنس پڑا تھااسکی آواز پورے

کمرے میں گونجی

تھی۔۔۔۔ !"

!"آپ یہاں۔۔۔۔۔

اقبال نے پیچھے مڑ کر۔دیکھا تھاجہاں کچھ ٹی وی کے لوگ کیمرہ آن کر کے لائیو کورج

کررہے تھے۔۔۔ !

!"سر۔۔۔آپ کے باباکا قتل ہو۔گیاہے کیاآپ اس بات سے انجان یہاں ہیں۔

اس وقت۔۔۔۔۔۔۔۔۔"!

ایک اینکر نے کیمرہ۔آن کیاہوااس سے سوال پوچھا تھا۔۔۔۔۔۔"!

واٹ؟قتل؟کب؟

وہ بمشکل تین الفاظ بول کر دیوار میں جا۔لگا۔تھا

سمبھالو خود کو۔۔۔۔۔۔

جیسیکا نے اسے پکڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"! گر تو ویسے ہی گئے ہو مر۔ہی جاؤ تو اچھا ہے اقبال نے شرارتی ہنسی میں کہا۔ تھا

دیکھو دیکھو تماشہ لائیو دیکھاو کہ یہ لڑکا پیسہ کے لیے لڑکیوں کو بھگا کر لاتا ہے اور اس

صدمہ سے اسکا باپ مر گیا

اقبال نے ہنستے ہوئے کہا تھا

ایک گارڈ نے پستول۔اسٹارٹ کر کے احسن کی طرف کی۔ تھی۔۔۔۔۔۔

اب ساتھ چلو ورنہ اسکو یہی گولیوں سے بھون۔دوں گا اقبال نے جیسکا کا۔ بازو زور

سے پکڑا تھا

نہیں میں نہیں جاؤں گی مارنا ہے تو مجھے مارو گولی۔۔۔۔۔۔جیسیکا بولی۔ تھی

اوہ ہیلو۔یہ پیچھے کرو گن اس سے۔۔۔

جیسیکا نے۔احسن کی۔طرف اشارہ کیا تھا

جیسا کہ آپ سب کہ دیکھ رہے ہیں کہ اقبال صاجب ایک لڑکا پہ الزام لگا رہے ہیں

صرف اس لیے کہ اسکی بیٹی دنیا

کے سامنے بری نا بنے۔۔۔۔

اففف۔۔۔۔یہ کیا کر دیا تم نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیمرہ من چلایا تھا اس پہ کسی نے

ڈنڈے سے حملہ کیا تھا جس سے وہ گر پڑا تھا

تمہیں شرم و حیا نہیں ہے تم اتنا ظلم کر رہے ہو کریم کے باپ نے اقبال کے سامنے ہو

کر کہا

اوہ چل تو اپنا کام کر

اقبال نے کہہ کر اسے دھکا دیا تھا جس سے وہ زمین پہ جا گرا تھا

آخری بار تم سے کہہ رہا ہوں میرے ساتھ چلو ورنہ یہ گولی اسکے سر پہ چلے گی

اس نے جیسیکا کا ہاتھ زور سے پکڑا تھا۔۔۔۔۔

رکو زرا۔۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔میں کرتا ہوں بات۔۔۔۔احسن خود کو چھڑا کر اٹھ کھڑا ہوا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!"

سنیے۔۔۔۔۔سسر جی۔۔۔۔۔

سسر نہیں تیرا ابرا وقت۔۔۔اقبال نے اسکو ٹوکا تھا۔۔۔۔

نہیں نہیں سسر جی۔۔۔۔آپ تو میرے سسر ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مطلب ؟اقبال اور صوفہ پہ بیٹھی کیوریا نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

بیگم۔۔۔۔۔۔۔۔مطلب سمجھاؤناں سسر جی کو۔۔۔۔۔۔۔

احسن نے جیسیکا کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔

ہم لوگ نکاح کر چکے ہیں یہ نکاح لوگوں کو دیکھانے کے لیے تھا کہ ہمارا حلال رشتہ

ہے اس پہ کسہ

قسم کی انگلی نہ اٹھائی جائے۔۔۔۔۔۔

جیسیکا بولی تھی۔۔۔۔۔

!!"چلواب مجھے سنواب میری باری۔۔۔۔۔۔

انکل اپکو یاد تو ہو گا کہ آپ نے ایک دن مجھے تھپڑ مارا تھا کالج کے باہر میرے سارے دوستوں کے سامنے محض اس بات پہ کہ آپکی بیٹی خود میرے پاس س دن کالج آئی تھی اور آپ نے میری عزت اتاری تھی۔۔

احسن اقبال کے ار گرد گول گھوم کر بول رہا تھا

!"ہاں....یاد ہے بہت اچھے سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر سے کھانا ہے کیالائیو کورج۔۔۔۔۔اب تو دنیا دیکھے گی اقبال نے اسکی انکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ !!"

!!"متوجہ ہوں زراسب۔۔۔۔۔

کیمرہ مین کیمرہ۔سامنے رکھنا ہمارے۔۔۔۔۔۔۔۔

"!اس دن آپ نے جو مجھے تھپڑ مارا تھا اسکا بدلہ یہ ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔

میں تمہیں طلاق دیتا ہوں جیسیکا طلاق طلاق۔۔۔۔۔۔

الفاظ جیسے سارے گھر کی۔در و دیوار میں گونج رہے ہو کانوں میں۔آواز رک گئی ہو

بت بنی اس کو دیکھتی جیسیکا نیچے گر پڑی۔۔۔

یہ اس تھپڑ کا جواب ہے جو اس دن آپ نے مجھے مارا تھا...آپ نے مجھے ایک مارا اور میں نے ساری زندگی کے لیے بیذ ذت کر دیا آپ کو۔۔۔۔۔۔!"

جاؤ لے جاؤ اپنی بیٹی کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپکی یہی عزت آپکے گھر جائے گی۔۔۔۔۔۔

احسن نے اب اسکے کان کے قریب ہو کر کہا تھا

سب بلکل سناٹا پڑ گیا تھا سب خاموش تھے۔۔۔۔۔۔!"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اقبال اسکی طرف دیکھے جا رہا تھا یا شاید اب اسکے پاس الفاظ نہیں تھے کچھ کہنے کو۔۔۔۔۔۔۔۔!"

*****

!!"میں آگیا ہوں ماں آگیا ہوں دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

احسن نے روتی اور بیمار ماں کے پاس بیٹھا تھا جو بیہوشی میں احسن کا نام لے رہی تھی۔۔۔!"

تم نے یہ سب کیوں کیا۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔۔۔

کہیں نہ کہیں تم سب اسکے زمہ دار ہو احمد احسن کو کہہ رہا تھا جو ماں کو یقین دلا رہا تھا کہ وہ واپس اگیا ہے خطرے میں نہیں ہے۔۔۔۔

*****

تم اسے ایسے کیوں دیکھ رہی ہو جیسیکا۔!!!...

دیکھ رہی ہوں جسے رب سے رو کر مانگا جائے اس کا چہرہ کیسا ہوتا ہے؟؟؟

پھر کچھ معلوم ہوا؟؟؟

کیوریا نے اسکے بال بناتے ہوئے پوچھا

ہاں اس کے چہرے پر لاپرواہی کا غرور ہوتا ہے۔۔آنکھوں میں آنا کی دیواریں اور رخساروں پر بے حسی کی چادر ہوتی ہے، چلتا ہے تو مانگنے والے کا کاسہ اپنی ٹھوکر پہ رکتا ہے، بولتا ہے تو اس کے ہونٹوں تلے مانگنے والوں کی دعائیں جذبوں سمیت کچلی جاتی ہیں۔۔۔

جب اسے نہیں مانگا تھا تو لگتا تھا بہت قریب ہے اتنا کے رستہ اس کی طرف موڑا تو اسی

موڑ پہ کھڑا ملے گا اور اب لگتا

ہے دو کلو میٹر کی دوری چاند سے بھی طویل ہو گئی ہے۔۔۔!!!

پھر کیا سوچا ہے کیوریا نے سوال کیا تھا

وہ ایسا ہے کہ اسے سوچو تو سوچوں کو اضطراب ملتا ہے نا سوچوں تو بے چینی ہوتی ہے۔

اسے مانگوں تو اپنا آپ فقیر لگتا ہے، نا مانگوں تو حقیر ہو جاتی ہوں۔۔۔!!!

تم اور تمھاری باتیں دونوں عجیب ہیں۔۔۔

وہ جا چکا ہے اسے مت دیکھو!!!

کیوریا اسے سمجھانا چاہ رہی تھی شاید

وہ تو ہمیشہ ہی چلا جاتا تھا بس میں اور میری آنکھیں ہی رستے میں رہ جاتی تھیں جم جاتی تھیں۔۔!!

جن آنکھوں میں مسلسل خواب میں وہ اپنی گرہ باندھ کر جائے انہیں یقین دلانا ناممکن ہے۔۔۔

آج وہ پھر سے چھوڑ گیا مجھے انتظار کی راہ اور تکتی آنکھوں کے ساتھ۔۔۔۔۔

اس نے مجھے بدلہ لینے کے لیے استعمال کیا ہے

!"کیا محبت صرف مجھے تھی؟ جیسیکا نے کہا تھا جیسے اسکے الفاظ کمرے میں گونج کر

واپس اس کے آگے اکر چیخ رہے ہوں

ایک شور۔۔۔۔

الفاظوں کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!"

******

مجھے نہیں پتا احمد میں نہیں جانتا کیوں لیکن

وہ پہلی لڑکی سے جس سے میرا دل خود چاہا کہ میں دوستی کروں

وہ تخیلات کی وادیوں میں کھوئی کسی حسین مگر ظالم شہزادی جیسی

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جسکے ہر پہلو پہ اگر کتاب لکھی جائے تو ایک ہزار ایک

راتوں جتنی لمبی الف لیلوی داستان تیار ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بہت بہادر اور مضبوط ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جو خوابوں کے ٹوٹ جانے کا غم

نہیں کرتی کیونکہ وہ پھر سے نیا خواب بُن لیتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ مجھے میرا اپنا آپ لگتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔جیسے ہم دونوں کا مسجمہ گوندھتے ہوئے

فرشتوں نے اسکے حصے کی کچھ مٹی میرے وجود کو بھی لگادی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی محبت ایسی ہے جو میری آنکھوں کو کئی بار نم کر جاتی ہے

میں برملا یہ اظہار کرنا چاہتا تھا اس سے مجھے اس سے سچ میں عشق ہوا تھا اور اب بھی ہے

اب بھی دن کے کسی پہر سوچوں تو وجود اس کے لیے تڑپتا ہے ایک سکوں۔اور بے

چینی ہونے لگتی ہے جو اسکے پاس کی ہوتی ہے دل اور سکون اسکی ایک جھلک سکون کے

لیے چاہ رہا ہوتا۔ہوں

"ہاں مجھے اس سے محبت تھی لیکن اس کے باپ کی وجہ سے مجھے یہ کرنا پڑا کیونکہ اس

نے میری عزت کی دھجیاں اڑائی تھی بیچ سڑک پہ۔۔۔۔۔

احسن احمد کا ہاتھ پکڑ کر اسے بتا رہا تھا

کہ اسنے یہ سب کیوں کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!"

اب جو کرنا تھا ہونا تھا وہ ہو گیا ہے لیکن ہاں اس سب کے پیچھے بھی اسی کے باپ کا ہاتھ

ہے جو بابا پہ حملہ ہوا۔۔۔

لیکن اب ایسا کچھ نہیں کرنا کہ جسکا سامنا ہمیں کرنا پڑے۔۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔

احسن نے جواب میں کہا وہ کسی سوچ میں گم تھا

یہ نیچے کیا بکواس کی ہے تم نے احمد؟

شرٹ دھودوں۔۔۔۔میں تمھیں دھوبن نظر آرہا ہوں کیا

!"اچھا تو میں نے بکواس کی ہے تو تم نے کیا حرکت کی ہے

احمد اور احسن دونوں ہنس پڑے تھے انکو دیکھ کر پروین بھی ہنس رہی تھی

*****

!"میں موو نہیں کرسکتی آگے اسکے بغیر ایک قدم کیا کچھ سوچ ہی نہیں سکتی میں کیسے

دنیا کا سامنا کروں گی اس دن وہ تماشا ساری دنیا نے دیکھا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسیکا سر ہاتھوں میں پکڑے اپنے بال نوچ رہی تھی کمرے میں کوئی نہں تھا

تھا اگر کچھ وہاں تو۔۔۔۔۔۔جیسیکا

احسن کا دھوکا

ڈھیروں باتیں

دنیا کے سوالات

ڈر

خوف۔۔۔۔۔

اور پچھتاوا۔۔۔۔

نادانیوں پہ شاید کچھ اشک بھی۔۔۔۔۔۔!"

زندگی کے ڈرامے میں سب سے اہم ٹوئسٹ کسی پیارے کے بچھڑ جانے کا ہوتا ہے جو
پوری کہانی کا رخ بدل کہ رکھ دیتا ہے

جب کہانی ختم ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو یہ نہیں سوچتے کہ فلاں کردار کی کون
کون سی چیز ادھوری رہ گئی؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کاش وہ ایسا کر لیتا کاش وہ ویسا کر
لیتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہانی ختم ہو چکی آخری صفحے کا آخری لفظ ہو

چکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ادھوری چیز ادھوری ہی ختم ہو جائے تو مان لو کہ وہ مکمل ہو چکی کیونکہ وہ پوری نہیں ہو سکتی !

!!"کچھ ایسی ہی کہانیاں ہماری زندگیوں میں بھی ہوتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔جو ادھوری ہی ختم ہو جاتی ہیں بجائے بار بار صفحے پلٹنے کے تسلیم کی خو ڈال لینی چاہیے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہ کہانی ختم ہو چکی اب اس کا ادھورا پن ہی مکمل ہے۔۔۔۔۔

زندگی رکنے کا نام نہیں ہے ہم سے کسی چیز یا انسان کا کھو جانا سے زندگی موو آن رہتی ہے بس اگر ہم ایک بار خود سے ہمکلام ہو کر ہمت باندھیں تو ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ آپکو اس چیز شخص کا خیال ہی نہیں۔آتا زندگی بہت۔خوبصورت ہے اس کو اپنے لیے آسان بنائیں کسی چیز کا رونا نہ۔روئیں اور موو آن رہیں زندگی میں۔۔۔۔۔

ختم شدہ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین